صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 23 ستمبر 2016ء بمطابق 20 ذو الحجہ 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

الرَّحْمَانُO عَلَّمَ الْقُرْآنَO خَلَقَ الْإِنسَانَO عَلَّمَهُ الْبَيَانَO الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍO وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِO وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَO أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِO وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَO وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِO فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کیلئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ (صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيم)۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِي صَدۡرِيO وَيَسِّرۡ لِيٓ أَمۡرِيO وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةٗ مِّن لِّسَانِيO يَفۡقَهُواْ قَوۡلِي۔ Today before I start۔

جناب سردار حسین: جی کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی کورم۔

جناب سردار حسین: آپ کی بات صحیح ہے کہ کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کریں ذرا پلیز، عنایت پلیز، تا سو کبنیئ۔ Bell for two minutes please

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Deputy Speaker: Please, no cross talks please. Quorum is complete, so we start.

(Applause)

Madam Deputy Speaker: So, first of all, I want to welcome the FATA Youth Assembly, under the leadership of Mehreen Afridi, they are 45 people here and this is the first kind in FATA, you most welcome them where you are sitting.

(Applause)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: "کوئسچنز آور" شروع کرتے ہیں بعد میں یہ۔ جی نجمہ شاہین بی بی، محترمہ نجمہ شاہین بی بی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 3475 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کوہاٹ میں واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہاٹ کی کارآمد اور ناکارہ سکیموں کی الگ الگ حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں کل 101 سکیمیں ہیں جن میں حلقہ PK-37 میں 32 سکیمیں حلقہ PK-38 میں 18 سکیمیں اور حلقہ PK-39 میں 32 سکیمیں فعال ہیں جبکہ 13 سکیمیں ناکارہ ہیں۔ان ناکارہ سکیموں میں سے حلقہ PK-37 میں 6 عدد اور حلقہ PK-38 میں 3 عدد اور حلقہ PK-39 میں 4 سکیمیں غیر فعال ہیں جو کہ مختلف وجوہات کی بناء پر بند ہیں۔(کار آمد اور ناکارہ سکیموں اور ان کی وجوہات کی حلقہ وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ، سوال نمبر ہے 3475۔ یہ کوئسچن میرا پہلے بھی پینڈنگ ہو چکا ہے اور آج بھی منسٹر صاحب نے مجھ سے بات کی ہے، اس سلسلے میں کہ یہ، اور ویسے بھی اس کی جو ڈیٹیل بتائی گئی ہے، وہ نامکمل ہے تو انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کی خود ہی باقاعدہ انکوائری کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو اس کو، آپ کو ہوم ورک کیلئے کہا ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: ہاں جی، تو انہوں نے، میں ان سے یہ ایک ریکویسٹ کروں گی کہ اس کی باقاعدہ انکوائری کروائیں اور اس کے بعد مجھے ڈیٹیل دی جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، آپ کی میٹنگ میری چیمبر میں ہوئی تھی تو I know تو آپ کچھ ہوم ورک کریں گے پھر دوبارہ آئے گی۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی اوکے، میڈم۔

Madam Deputy Speaker: You want to answer it, okay, Shah Farman Sahib, Shah Farman Sahib.

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): میڈم سپیکر! یہ جو آنریبل ممبر صاحبہ سوال لیکر آئی ہیں، میں نے ان کے ساتھ ڈسکس بھی کیا ہے اور اس جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے یہ لکھا ہے کہ اس حلقے میں اتنے ٹیوب ویلز خراب ہیں اور اتنے ٹھیک ہیں، تو میں نے میڈم کے ساتھ ڈسکس کر کے ڈیپارٹمنٹ کو یہ لکھا ہے کہ آپ نے صرف نمبر نہیں بتانے ہیں، آپ نے لوکیشن بھی بتانی ہے اور سکیم کا نام بھی بتانا ہے اور پھر میڈم کے ساتھ بیٹھ کے وہ چیک کرے گی، اگر غلط بیانی کی گئی ہے تو اس کے اوپر انکوائری ہو گی ان شاءاللہ۔

Madam Deputy Speaker: Najma Bibi, okay, next Question is Sardar Nalotha Sahib and Question No. 3780 پلیز نلوٹھا صاحب! یہ کوسچن ذرا بولا کریں، یہ ذرا پھر

اسمبلی کے اس میں ریکارڈ ہو رہا ہے، ہاں۔

* 3780 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری کالونیوں کی دیکھ بھال اور مرمت PBMC کا کام ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک گلشن رحمان کالونی کی سڑکیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) گلشن رحمان کالونی کی سڑکوں کی تعمیر نو کیلئے مبلغ 96 لاکھ 95 ہزار لاگت کا پی سی ون 15-2014 میں تیار کر کے منظور کروایا گیا جس کا ٹینڈر مورخہ 2015-02-12 کو کیا گیا اور سکیم جون 2015 میں مبلغ 8710554 روپے میں مکمل کر دی گئی ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ کوسچن نمبر ہے جی 3780، میڈم! جو جواب محکمہ نے دیا ہے، میں نے یقیناً وزٹ تو نہیں کیا ہے، میں منسٹر صاحب سے اتنی بات کروں گا کہ یہ خود جا کے ذرا وزٹ کر لیں، اگر اسمبلی کے دو تین ممبرز ساتھ رکھ لیں تو بہتر ہے ورنہ خود وزٹ کریں اور پھر اس کے بعد پتہ چلے گا کہ واقعی یہ مکمل ہو گیا ہے یا نہیں ہوا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی میڈم سپیکر! جب کام ہو رہا تھا تو اس دوران میں نے وزٹ کیا تھا، دو دفعہ میں گیا تھا تو اس وقت تو کام ٹھیک ہو رہا تھا، جس طرح سردار اورنگزیب خان صاحب کہہ رہے ہیں، میں ان شاءاللہ ایک دفعہ پھر ادھر جا کے میں چکر لگا لوں گا لیکن کام بہت اچھا ہوا ہے، میں نے فوٹو گرافس Finalization کے بعد دیکھے ہیں جی، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی،Next one جو ہے کوئسچن، نور سلیم ملک صاحب! کوئسچن نمبر بولیں پلیز۔

* 3795 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 میں نئے ٹیوب ویلوں کی منظوری ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع لکی مروت میں سال 14-2013، 15-2014 میں کتنے ٹیوب ویلوں کی منظوری ہوئی تھی، ان میں کتنے مکمل (کامیاب) اور کتنے ناکام ہوئے، نیز ناکام ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع لکی مروت میں سال 14-2013, 15-2014 اور 16-2015 میں کل 60 ٹیوب ویلوں کی منظوری ہوئی تھی جن میں سے 31 عدد ٹیوب ویلز مکمل کئے گئے ہیں اور ان سے عوام کو پانی کی ترسیل جاری ہے جبکہ 29 ٹیوب ویلز تکمیل کے مراحل میں ہیں، نیز ان میں سے کوئی بھی ٹیوب ویل ناکام نہیں ہوا ہے۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ کوئسچن نمبر 3795۔ میڈم سپیکر! میں نے محکمے سے مختلف جو واٹر سپلائی سکیمز ہیں، دوران 14-2013 اور 15-2014 اور 16-2015 میں جو نئے ٹیوب ویلز کی منظوری ہوئی تھی، اس کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا، محکمے نے کہ ضلع لکی مروت میں سال 14-2013، -2014 15 اور 16-2015 میں ساٹھ Sixty ٹیوب ویلز کی منظوری ہوئی تھی جن میں 31 ٹیوب ویلز مکمل کئے گئے ہیں اور ان سے عوام کو پانی کی ترسیل جاری ہے جبکہ 29 ٹیوب ویلز تکمیل کے مراحل میں ہیں، نیز ان میں سے کوئی بھی ٹیوب ویل ناکام نہیں ہوا۔ میڈم! مسئلہ یہ ہے کہ مقصد پوچھنے کا یہ تھا کہ بہت سارے ایسے ٹیوب ویلز ہیں جو کہ کام نہیں کر رہے ہیں، نئے ٹیوب ویلز ہونے کے باوجود میری خود Personally XEN صاحب سے کئی

دفعہ بات ہوئی ہے، منسٹر صاحب آفس میں کم ہوتے ہیں، مختلف جگہوں پر ہوتے ہیں تو ان سے تو میری بات نہیں ہوئی ہے، بہت سارے ایسے ٹیوب ویلز ہیں جو نئے ٹیوب ویلز کہیں پر کمرہ نہیں بنا تو اس سے ایشو بنا ہوا ہے، کہیں پر مشینری نہیں، کہیں پر ٹرانسفارمر نہیں ہے، انہوں نے تو بڑی آسانی سے لکھ دیا کہ جی 31 ٹیوب ویلز مکمل کر لئے گئے اور ان سے پانی جاری ہے، ایسی صورتحال نہیں ہے، نہ تو انہوں نے ڈیٹیل دی ہے یہاں پہ کہ کونسے ٹیوب ویلز ہیں جو مکمل ہو چکے ہیں اور جن سے پانی کی ترسیل جاری ہے؟ مجھے پتہ ہے، لوگ میرے پاس آتے ہیں، منسٹر صاحب کو تو پتہ نہیں ہوگا میرے حلقے کا کہ وہاں پہ کہاں کہاں موجود نہیں ہیں؟ تو یہ ڈیپارٹمنٹ نے ایک تو یہاں پر صحیح معلومات بھی نہیں دیئے ہیں، دوسری یہ ہے کہ پانچ چھ ٹیوب ویلز ایسے ہیں جن کے نام میں یہاں گنوادوں گا جو نامکمل ہیں، اور 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 کی بات تو نہیں کرتا تو اس میں ابھی کام بھی میرے پاس شروع نہیں ہوا ہے، تو میں چاہوں گا کہ یہ کوسچن ریفر ہو جائے 'ٹو دی سٹینڈنگ کمیٹی' تا کہ وہاں پہ ہم پوری ڈیٹیل سے گفتگو کرلیں اور وہاں پہ معاملہ صاف ہو جائے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔ اوکے، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! پورے صوبے میں ایک ٹیوب ویل کے اوپر ایک آپریٹر ہوتا تھا، ایک وال مین ہوتا تھا اور ایک چوکیدار ہوتا تھا، اب صرف ایک آپریٹر کی پوسٹ ہے، نہ اس میں وال مین کی پوسٹ ہے اور نہ ہی چوکیدار کی پوسٹ ہے جس سے آپریٹر جب ٹیوب ویل چلاتا ہے، پھر اسے وال مین والی ڈیوٹی بھی کرنا پڑتی ہے یا مقامی لوگ گاؤں کے لوگ کسی بندے کو رکھ لیتے ہیں تو اس طرح وہ ٹیوب ویل کا نظام سارا درہم برہم ہو گیا، تو میں منسٹر صاحب سے، میرے خیال میں ان کے حلقے میں بھی یہی پوزیشن ہوگی، پورے صوبے کے اندر یہی حالت ہے، اگر منسٹر صاحب اس کے اوپر توجہ دیں اور محکمے کو ہدایت کریں تو اگر چوکیدار کی پوسٹ نہیں بھی ہے تو آپریٹر اور وال مین کی پوسٹ جو ہے یہ ضروری ہوتی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میڈم سپیکر! نلوٹھا صاحب نے جو بات کی ہے، Important بات ہے، یہ الگ بات ہے کہ یہ بالکل نیا Topic ہے، نیا کوئسچن ہے، ضمنی اس کا نہیں بنتا لیکن چونکہ Important ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر وہ اگر سسٹم نہیں چلتا اور دوسرے بندے کی ضرورت ہے یا تیسرے کی اور آج کل جو ہم سولر سسٹم لگوا رہے ہیں، اس کیلئے بھی میں خود بھی Feel کر رہا ہوں، تو اس کے اوپر بات ہو سکتی ہے۔ اگر فنانس والے اجازت دیں، اس کے اوپر ذرا بیٹھ کے، میں تو یہاں پر تو فیصلہ نہیں کر سکتا لیکن اس کی Analysis کر کے کیبنٹ میں ڈسکس کر کے اس پر بات کی جاسکتی ہے، میں نلوٹھا صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس طرف توجہ دلائی، میں نے جواب اسلئے دیا کہ بہت Important ہے، اسلئے نہیں جواب دیا کہ ضمنی سوال ہے، ضمنی سوال اس کا نہیں بنتا لیکن چونکہ بات اہم ہے، میں نے جواب دے دیا۔ نور سلیم صاحب آپ کا جو سوال ہے، میں اسی طرف، یہ نجمہ شاہین صاحبہ نے جو سوال پوچھا اور جس کا میں نے ان کے ساتھ بیٹھ کے جو حل ڈھونڈا ہے، وہ آپ کیلئے بھی میں ڈیپارٹمنٹ کو یہ آرڈر کرتا ہوں کہ Next Friday تک، یہ جو انہوں نے Statistics دی ہے کہ اتنے ٹیوب ویلز Functional ہیں، Functional tube well کا مطلب یہ ہے کہ وہ پانی دے رہا ہے، Functional tube well کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے اندر پانی نکل آیا ہے، Functional tube well کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو پانی جا رہا ہے، کسی وجہ سے بھی اگر وہ رکے ہوئے ہیں اور مجھے یہ شکایت ملتی ہے کہ کام ہو کے، ٹھیکیدار کام ختم کر کے چھوٹی چھوٹی چیزوں کی وجہ سے وہ Functional نہیں ہو جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں یہ ڈیپارٹمنٹ کو آرڈر کرتا ہوں، وہ نوٹ کر لے کہ 31 کونسے وہ ٹیوب ویلز ہیں جو Functional ہیں اور 29 وہ کونسے ہیں Location اور سکیم کے نام کے ساتھ آکے آنریبل ممبر کے ساتھ Coming Friday تک ڈسکس کیا جائے، اگر وہ مطمئن نہ ہوئے تو Definitely ان شاءاللہ اس کو ہم کمیٹی میں بھیج دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ منسٹر صاحب پتہ نہیں آج شاید کچھ جوش میں ہیں ورنہ آج تک تو انہوں نے کبھی اس قسم کی بات نہیں کی، میرے کچھ ایشوز پہلے بھی تھے، ایسے ہی جس میں بیٹھنے بٹھانے کی باتیں ہوئیں لیکن وہ آج تک پینڈنگ ہیں، امید رکھتا ہوں کہ اس دفعہ محکمہ حقیقت میں اس پر ایکشن لے گا کیونکہ لوگ آتے ہیں اور پانی Available نہیں ہے، میں Functionality کی بات نہیں کر رہا کہ وہاں سے پانی نکل آیا ہے، Actually پانی لوگوں تک پہنچنا چاہیئے، اگر لوگوں تک پہنچ رہا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ ڈیٹیل مجھے بتادیں، Next Friday تک میں مان لیتا ہوں منسٹر صاحب کے ساتھ کہ Next Friday تک جو ہے نا وہ کر لیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ انہوں نے کہہ دیا، اوکے، یس، Next Friday شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر! کیونکہ ڈیپارٹمنٹ کے تھرو کوئسچن آنا پھر اسمبلی کے اندر کوئسچن پوچھنا، پھر اسمبلی کے تھرو جواب آنا، میں ڈائریکٹ کر دیتا ہوں ڈیپارٹمنٹ کو کہ نور سلیم صاحب کے ساتھ بیٹھ کے ان کی سنے اور ڈائریکٹ جوابات دے دے، اگر وہ پھر بھی مطمئن نہ ہوئے تو پھر وہ میرے سے بات کر لیں، مجھے امید ہے کہ ڈیپارٹمنٹ Respond کرے گا، نہیں کرے گا تو Action will be taken۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Shah Farman Sahib. Next, again Noor Saleem Khan Sahib.

* 3786 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لکی مروت میں موجود ریسٹ ہاؤس، بارک مستری کی تفصیل بمعہ رقبہ، کمروں کی تعداد اور تعمیرات پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل برائے سال 2014-15 فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کا ضلع لکی مروت میں کوئی ریسٹ ہاؤس موجود نہیں ہے۔

مزید یہ کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ایک عدد بلڈنگ پیزو بازار میں واقع ہے جو کہ بارک مستری کے نام سے مشہور ہے۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ کے مطابق سرکاری زمین کا کل رقبہ پانچ کنال اور سترہ

مرلے پر مشتمل ہے، مذکورہ عمارت میں بجلی کا کنکشن یا میٹر نہیں ہے، سال 15-2014 میں بارک مستری پر ریپئر (Repair) وغیرہ کا کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو میڈم سپیکر۔ کوسچن نمبر 3786، میڈم! کوسچن پوچھا گیا تھا کہ ضلع لکی مروت میں موجود ریسٹ ہاؤس، بارک مستری کی تفصیل بمعہ رقبہ، زمین، کمروں کی تعداد اور تعمیرات پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل برائے سال 15-2014 فراہم کی جائے، میڈم! جو محکمے نے جواب دیا ہے، انہوں نے اوپر انکار کیا ہے کہ ضلع لکی مروت میں کوئی ریسٹ ہاؤس موجود نہیں ہے اور ایک اور عمارت ہے، بلڈنگ ہے پیزو بازار میں واقع ہے جو کہ بارک مستری کے نام سے مشہور ہے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ کے مطابق سرکاری زمین کا کل رقبہ پانچ کنال اور سترہ مرلے پر مشتمل ہے، مذکورہ عمارت میں بجلی کا کنکشن یا میٹر نہیں ہے، سال 25-2014 میں بارک مستری پر ریپئر (Repair) کا کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے، میڈم! میرے پاس یہ فرد ہے، فرد ملکیت جو کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کی گئی ہے، اس میں زمین جو ہے، مقبوضہ بارک مستری کی زمین 178 کنال نو مرلے آ رہی ہے جس میں کچھ روڈ دکھائے گئے ہیں اور بارک مستری جو ریسٹ ہاؤس ہے Actually یہ تو محکمے کو پتہ ہی نہیں تھا کہ ان کا وہاں پر کوئی ریسٹ ہاؤس موجود ہے، شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ایم پی ایز موجود ہیں جو محکمے کو یاد دلاتے ہیں کہ وہاں پر ان کی ایک پراپرٹی بھی موجود ہے، اس وقت جو پانچ کنال سترہ مرلے زمیں انہوں نے لکھی ہے جو کہ بارک مستری کی، وہ بھی غلط بیانی سے کام لیا ہے، Actual وہاں پر موجودہ زمیں صرف دو کنال اٹھارہ مرلے موجود ہے، تین کنال اس میں سے بھی قبضہ ہو چکا ہے اور بقایا زمین جو میں نے 178 کنال اور نو مرلے کا ذکر کیا ہے، وہ بھی تمام قبضے کے اندر ہے، یعنی 'انکروچمنٹ' ہے اس کے اوپر، تو محکمے نے کیا ایکشن لیا Against اس کے، یہ بتایا جائے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): میڈم سپیکر! میں آنریبل ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جب یہ سوال میرے سامنے آیا تو آج کل Resource Mobilization کی ایک مہم ہم نے شروع کی ہوئی ہے

صوبے میں، اس کے تحت Different جو Abandoned properties ہیں یا Unused properties ہیں، ان سب کو ہم کمرشلائز کر رہے ہیں، تو میں نے سب سے پہلا سوال ڈیپارٹمنٹ سے یہ کیا کہ جب میں نے List of Assets منگوائی تو اس کے اندر یہ پراپرٹی مجھے نہیں دکھائی گئی تو اسی کے اوپر میں نے ایکسپلینیشن کی Explanation بھی Call کی ہے میڈم سپیکر! اور ابھی تھوڑی دیر پہلے میری آنریبل ممبر سے بات ہوئی، انہوں نے مجھے پیپرز بتائے ہیں تو اس کے اوپر ہم انکوائری بھی مارک کرتے ہیں اور بہت جلد ان شاءاللہ اس پراپرٹی کا، اگر کسی کے پاس اس کا قبضہ ہے یا Encroached ہے، اس Encroachment کو بھی ہٹائیں گے اور ان شاءاللہ تعالیٰ اس کی کمرشلائزیشن بھی کریں گے اور اس سارے معاملے کو، لیکن اس کے اوپر میڈم! ایک Departmental Inquiry ان شاءاللہ Within a week میں آنریبل ممبر کو اس انکوائری کی رپورٹ ان شاءاللہ دوں گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نور سلیم خان صاحب۔

<u>جناب نور سلیم ملک</u>: شکریہ میڈم سپیکر! منسٹر صاحب نے جو بات کہی، مجھے یقین ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ منسٹر صاحب یہ تمام چیزیں کریں گے جو وہ یہاں ذکر کر رہے ہیں، اصل مقصد سوال کرنے کا یہی ہوتا ہے کہ جو حکومت کی ملکیت کی چیزیں ہیں، وہ عوام کے فائدے کیلئے استعمال ہو سکیں، تو جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ Resource Mobilization ہو رہی ہے Actually اور اس میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہو گی، میں صرف اتنی گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے کہ کوئی ایک ٹائم فریم سیٹ کر لیں جس کے اندر یہ چیز مکمل ہو جائے اور مجھے بڑی حیرت ہے، جب میں نے یہ سوال کیا تھا تو محکمے کی طرف سے وہاں لوکل جو آفیسرز ہیں، انہوں نے مجھے بھی فون کیا تھا کہ یہ آپ نے کیا بولا ہے اور کیا چیز ہے اور کہاں پر ہے، ہمیں تو پتہ ہی نہیں؟ پھر میں نے انہیں لوکیشن بھی بتائی اور کہا کہ جا کر آپ، اب معلوم نہیں کہ ابھی بھی وہ وہاں گئے ہیں کہ نہیں گئے؟ کیونکہ جو تین کنال کی زمین میں قبضے میں بتا رہا ہوں، اس کے باوجود انہوں نے اس کو Show نہیں کیا تو امید ہے کہ ٹائم فریم اگر منسٹر صاحب اگر دے دیتے ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب!

مشیر مواصلات و تعمیرات: میڈم! ڈیپارٹمنٹ والے سائٹ پر گئے ہیں، مجھے یہ جو پیپرز پر، ہمارے نام پر، ہمیں جو پیپرز دیئے گئے ہیں، وہ پانچ کنال سترہ مرلے ہے لیکن یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فرنٹ کے اوپر اس پراپرٹی کو 'انکروچ' کیا گیا ہے، ہم ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو لکھ رہے ہیں، As soon as ہماری 'انکروچمنٹ' وہاں سے ہٹے گی، قبضہ ہمارے پاس آئے گا، ان شاء اللہ مہینے کے اندر اندر اخبار میں اس کیلئے Expression of Interest اس پراپرٹی کیلئے آپ دیکھیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نور سلیم خان صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے میڈم سپیکر! ٹھیک ہے، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو۔ نیکسٹ، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 3781 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پونا روڈ حویلیاں لینڈ سلائیڈنگ اور پہاڑ سرکنے سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا جس سے 40 سے زیادہ گاؤں کا رابطہ منقطع ہو گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ روڈ کی بحالی کیلئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ سجیکوٹ ستوڑہ جبری روڈ بمقام پونا حویلیاں لینڈ سلائیڈنگ اور پہاڑ سرکنے کی وجہ سے تقریباً 1.50 کلومیٹر روڈ مکمل تباہ ہو گیا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کالا باغ سجیکوٹ ستوڑہ روڈ 54 کلومیٹر روڈز لزلہ بحالی کے تحت PERRA نے کام شروع کیا ہوا تھا۔

PERRA اور NESPAK کے سروے کے بعد مذکورہ سڑک کا ٹینڈر مورخہ 29-07-2016 کو ایوارڈ کر دیا گیا تھا۔

مذکورہ سڑک کا نام دوبارہ تعمیر/بحالی برائے دوبارہ سیدھائی کالا باغ چیڑ سجیکوٹ جبری روڈ لمبائی 2.50 کلومیٹر ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد رکھا گیا ہے جس کا تخمینہ لاگت 64.904 ملین روپے ہے۔ کام کے مکمل کرنے کا دورانیہ ایک سال مختص کیا گیا ہے، متعلقہ ٹھیکیدار نے PERRA اور NESPAK کی ہدایات کے مطابق کام کا آغاز مورخہ 14-09-2016 کو کر دیا ہے، موجودہ وقت میں مذکورہ سڑک پر مٹی اور چٹان کی کٹائی کا کام شروع ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوسچن نمبر 3781، میڈم یہ جو جواب محکمے نے دیا ہے، اصل میں اس طرح ہے کہ یہ روڈ، غالباً 54 کلومیٹر اس کی لمبائی ہے، ERRA کے تعاون سے یہ بنا تھا اور بہت خوبصورت یہ روڈ بنا تھا لیکن بد قسمتی سے پہاڑ سرکنے کی وجہ سے یہ ڈیڑھ کلومیٹر روڈ جب بہہ گیا تو چالیس گاؤں کا رابطہ کٹ گیا تھا، میں نے اسمبلی میں دو تین دفعہ بات کی، حکومت سے درخواست کی کہ کسی نہ کسی طریقے سے ان لوگوں کا رابطہ سڑک بحال کی جائے تاکہ وہ جیپ ٹریک بھی بن جائے تب بھی ان کا آنے جانے کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس میں میں شکریہ ادا کرتا ہوں پرنٹ میڈیا کا، الیکٹرانک میڈیا کا، موقع کے اوپر تمام لوگ وہاں پر گئے اور بڑا اس مسئلے کو، اس ایشو کو اٹھایا لیکن جناب سپیکر صاحبہ! مجھے بہت افسوس ہے کہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے وہاں پر جانا بھی گوارا نہیں کیا، اتنی چیخ وپکار کے باوجود اور ابھی تک وہ جوں کا توں روڈ اسی طرح ان لوگوں کا، چالیس دیہات جو ہیں وہ، دوسری طرف غالباً دو تین گھنٹے کی مسافت انہیں طے کر کے اپنے اپنے علاقوں میں آنا پڑتا ہے، بیماروں کو، عموماً لوگوں کی راستے میں ڈیتھ ہو جاتی ہے، اتنا لمبا سفر ہے تو میں نے حکومت سے یہ گزارش کی تھی کہ ابھی NESPAK اور ERRA نے دوبارہ اس کا ٹینڈر کر دیا ہے، بالکل جو انہوں نے جواب دیا ہے، اتنے ہی پیسوں کا ٹینڈر ہوا ہے لیکن ایک سال کی انہوں نے ہمیں میعاد دی ہے کہ ایک سال میں یہ مکمل ہو گا لیکن میڈم! ایک سال میں یہ کچا ٹریک بھی میں نہیں سمجھتا کہ وہ مکمل کر سکیں گے، تو میری یہ گزارش ہے صوبائی حکومت سے کہ آپ مہربانی کریں کسی نہ کسی طریقے سے، دو تین جگہوں پر Connect ہو سکتا ہے وہ روڈ اور بہت کم خرچے میں کچا روڈ، جیپ ٹریک اگر بنایا جائے تو ان لوگوں کا رابطہ آپس میں بحال ہو جائے گا۔ میری یہ گزارش تھی حکومت سے لیکن حکومت نے مجھے جو جواب دیا ہے کہ NESPAK اور ERRA کے تعاون سے اس پر ٹینڈر ہوا ہے،

بالکل یہ بات درست ہے، اتنے پیسوں کا ہی ٹینڈر ہوا ہے لیکن اس پر وقت بہت زیادہ لگے گا تو میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ خصوصی دلچسپی لے کر اگر دوسری طرف سے اس روڈ کو آپس میں Connect کیا جائے تو ان تیس چالیس دیہاتوں کے جو لوگ ہیں، ان کا آپس میں رابطہ بحال ہو جائے گا اور حویلیاں شہر اور ایبٹ آباد آنے کیلئے انہیں آسانی ہوگی تو اس پر اگر وہ کوئی مہربانی کر دیں، کسی طریقے سے اس روڈ کو بحال کرنے کا، کوئی خصوصی فنڈ سے، میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ حکومت کی بہت مجبوری ہے، منسٹر صاحب کی بھی بہت مجبوری ہے اور ہمارے ہند کو میں کہتے ہیں کہ "کھانڑے تو وی درماند ہوئے دے آں اسی"، تے اللہ کرے وسائل توں کوشش کر کے اس کا رابطہ بحال کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! سردار صاحب نے جو بات کی ہے، بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں، جب یہ ایک چھوٹی سی لینڈ سلائیڈ نہیں آئی تھی میڈم سپیکر! ایک پورا کا پورا پہاڑ نیچے گر گیا And one and a half is a long distance، پورا ایک ڈیڑھ کلومیٹر کا پہاڑ نیچے آ گیا، انہوں نے اس وقت بھی مجھ سے ریکویسٹ کی تھی اور ہم نے میڈم سپیکر! ایک Estimate بنا کر PDMA کو، Disaster Management, because it was a disaster، ہم نے ان کو Forward بھی کیا تھا کہ ہمیں فنڈز فراہم کئے جائیں لیکن اس میں ہم کامیاب نہیں ہوئے۔ میڈم! یہ جو روڈ ہے، یہ Ongoing ایک ERRA/PERRA کی سکیم ہے جو روڈ بن رہا تھا جس دوران یہ لینڈ سلائیڈ آئی تو پھر ہم نے ان سے ریکویسٹ کی اور ابھی ٹینڈر بھی ہو گیا ہے، سال کا یہ کر رہے ہیں، میں Personally ان سے، میڈم سپیکر! Fund Constraints کی وجہ سے میں کوئی اتنی زیادہ Hope سردار صاحب کو نہیں دلانا چاہتا کیونکہ یہ تھوڑے بہت پیسوں میں سے یہ راستہ نکلنا بھی نہیں ہے لیکن PERRA والوں کے ساتھ میٹنگ کر کے ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کو جلد از جلد سال نہیں تو چھ مہینوں کے اندر اندر کسی طرح روڈ کو بنایا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب! وہ کوئسچن کے اندر یہ کہہ رہے تھے کہ ساری سڑک کی بجائے اس میں کچھ کنکشنز بنائیں کہ جو لوگوں کی تکالیف ہیں، وہ دور ہو جائیں ان سے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: میں یہی کہہ رہا ہوں میڈم سپیکر! کہ جو بھی یہ کہہ رہے ہیں، ہم ERRA/PERRA والوں سے میٹنگ کر کے کوشش ان سے یہ کراتے ہیں، They have the funds, it's an ongoing scheme، یہ وہی روڈ Already ان کے پاس ہے It's not a C&W road, It's an ERRA / PERRA road جس کے اوپر وہ کام کر رہے ہیں۔ ہم ان سے میٹنگ کر کے اور ان شاء اللہ کوئی Mule Track یا جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کوئی Mule Track ہو جائے، کوئی پیدل چلنے کا راستہ ہو جائے کیونکہ یہ روڈ یہاں سے پھر نہیں بننا میڈم سپیکر! یہ Totally re-alignment ہے، Two and a half Kilometer اس کی جو بنائی جائے گی اور اس موجودہ جگہ سے روڈ بنانا Possible نہیں ہے میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرا مشورہ ہے کہ منسٹر صاحب اگر وزٹ کر لیتے ادھر تو حق بھی ان کا بنتا تھا کہ اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے اور میرا وہ اپنا حلقہ ہے، میں اس سے بہت واقف ہوں، NESPAK اور ERRA کے کام بہت اچھے ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ وہ کوئی اس طرح کی بات کرتے ہیں لیکن وہ اتنا Lengthy process ہے میڈم! کہ ابھی تک ان کا وہ سروے جو ہے، Alignment کا سروے مکمل نہیں ہوا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب کے شاید نوٹس میں ہو یا نہ ہو، دو سال تک وہ Connect آپس میں نہیں کر سکتے ہیں، اسلئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے Through وہاں پر دو تین جگہیں ایسی ہیں جہاں پر روڈ بنے ہوئے ہیں، اس کو Connect کرنے کیلئے، صرف اس کے اوپر تھوڑا سا خرچہ ہو، بالکل اسے پختہ بھی نہ کیا جائے بلکہ کچا ٹریک جو ہے، تھوڑا سا خرچہ ہو، کروڑ روپیہ بھی وہاں پر نہیں لگتا ہے، کروڑ روپے سے کم خرچ ہوں گے،

یہ مہربانی کرکے اگر یہ دے دیں تو وہ روڈ جو ہے، وہ Connect ہو جائے گا، چالیس دیہات جو بیچارے محروم ہیں حویلیاں، ایبٹ آباد آنے سے، ہری پور آنے سے تو کم از کم ان کا رابطہ بحال ہو جائے گا۔

<u>Madam Speaker:</u> Akbar Ayub Sahib! Is it possible that you along with Nalotha Sahib, I mean, like to go to that area اور وہ کریں

<u>مشیر مواصلات و تعمیرات</u>: جی میڈم! میں یہی کہہ رہا ہوں، میں سردار صاحب کے ساتھ I will visit the site میڈم! بنانے کا مسئلہ نہیں ہے مسئلہ فنڈز کا ہے، We don't have our own funds، مطلب ہمیں PDMA یا گورنمنٹ کوئی فنڈ Provide کرے گی، دس بیس لاکھ کا ہو تو وہ ہم کسی نہ کسی جگہ سے Manage، اپنے فنڈز ایم اینڈ آر میں سے Manage کر سکتے ہیں۔ میں پھر بھی سردار صاحب کے ساتھ I will visit the sight, Madam جا کر دیکھتے ہیں اور اس کا کوئی راستہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نلوٹھا صاحب! ٹھیک ہے؟

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحبہ! یہ جو کچھ دیں گے، مجھے پتہ ہے لیکن میڈم سپیکر صاحبہ! ایک انسانی ہمدردی کے تحت مجھے بہت حیرانگی ہوئی ہے جب منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ صوبائی حکومت کس کی ہے، میری صوبائی حکومت ہے، آپ صوبائی حکومت کے منسٹر ہیں، آپ کے اختیار میں ہے ساری چیز اور چیف منسٹر صاحب بھی میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اس معاملے میں رکاوٹ ڈالیں گے، میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ جو لوگ ہیں، چالیس دیہات، رابطہ جن کا کٹا ہوا ہے، ان کو آپ بحال کر دیں، چاہے اس کے اوپر جتنے بھی پیسے لگیں، آپ سی اینڈ ڈبلیو کو ہدایت کریں، ایم اینڈ آر سے کریں، PDMA سے کریں، تو کم از کم وہ رابطہ ہمارا بحال ہو جائے گا۔ دوسرے روڈ کی میں بات نہیں کرتا جس کا جہاں سے وہ نیسپاک والے یا ایرا والے شروع کر رہے ہیں، ٹھیک ہے اس کے اوپر جو ٹائم بھی لگے گا، اپنے ٹائم میں وہ بنائیں گے لیکن کم از کم رابطہ بحال ہو جائے، یہ منسٹر صاحب اتنی مہربانی کر دیں، ٹالنے کی کوشش نہ کریں کہ صوبائی حکومت سے میں بات کروں گا، PDMA سے، PDMA کو چیف منسٹر صاحب نے لیٹر بھی لکھا ہے لیکن انہوں نے اس کے اوپر کوئی توجہ نہیں دی، اب منسٹر صاحب اگر

اس کو بحال کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، صوبائی حکومت ہے، مشکل تو میرے لئے ہے کہ میں ایم پی اے ہوں، آپ تو ماشاءاللہ حکومت بھی ہیں، منسٹر بھی ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: May be when he goes there، وہ دیکھیں تو وہ جو اس پر اتنا خرچہ نہ آتا ہو، If you go there, Akbar Ayub Sahib.

مشیر مواصلات و تعمیرات: سردار صاحب! میں ٹالنے کی کوشش نہیں کر رہا، میں موقع پر آپ کے ساتھ جاؤں گا، جو ان شاءاللہ ہم سے ہو سکا، جس سے بھی ریکویسٹ کرنی پڑی، صوبائی گورنمنٹ پر بھی جس کو کہنا پڑے گا، میں آپ کے ساتھ جاؤں گا، ان شاءاللہ کوشش کریں گے، وہ ہمارا اپنا علاقہ ہے، ہم کیوں نہیں چاہیں گے کہ وہ ہو جائے؟

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you; I would request the honorable Members to stay till the end because I don't want

کہ کورم Complete نہیں ہے کی آواز آئے۔ Next one۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ چھٹیوں کی درخواستیں ہیں کچھ: مولانا مفتی فضل غفور صاحب، اعظم درانی صاحب، محمد زاہد درانی صاحب، مسماۃ نسیم حیات بی بی، مسز ملیحہ اصغر خان، یاسمین بی بی، الحاج صالح محمد خان، میاں ضیاءالرحمان، سردار ظہور احمد، زرین گل، ایم پی اے اینڈ فضل حکیم، محمد علی ترکئی، منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Thank You. Okay, next

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): میڈم سپیکر صاحبہ! پوائنٹ آرڈر پر بات کرنی ہے، پوائنٹ آف آرڈر پر، وہ ایس ایچ او کے بارے میں ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، جعفر شاہ صاحب اور شوکت صاحب کے ہیں لیکن

Let me finish with this, let me finish

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ: میڈم! میری بات سن لیں، تھوڑا سا وقت دے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میری یہی ریکویسٹ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر بھی لے لوں گی، جعفر شاہ صاحب، شوکت صاحب نے ایک بہت Important وہ بھیجا ہے لیکن Let me go with، ایجنڈا ختم کرلوں، آپ کی آئے گی، آپ کی ریزولیوشن آئے گی، ہاں۔ اچھا، کال اٹینشن نمبر 9، نہ 'سوری' یہ آئٹم نمبر 9، پریویلج موشن ہے۔ ہاں، یہ آئٹم نمبر 5، Privilege Motion and rules 53 to 58 are relevant. Okay, Malik Noor Saleem Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 105.

تحاریک استحقاق

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! مورخہ 22 ستمبر 2016 کو میں نے ایس ایچ او غزنی خیل پولیس سٹیشن واحد نور کو کاکا خیل روڈ کی بندش کے حوالے سے فون کیا تو بجائے قانونی کارروائی کرنے کے مجھے فون پر دھمکیاں دیں اور بعد میں ٹیکسٹ میسجز کے ذریعے یہاں تک کہہ دیا کہ آئی جی پی نہیں بلکہ صدر پاکستان کے پاس جائیں، میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میڈم سپیکر! گزشتہ عید کے بعد میں نے ڈی سی لکی مروت سے رابطہ کیا کہ کچھ بھتہ خور کاکا خیل روڈ پر جو تعمیرات ہو رہی ہیں، ان کو روک رہے ہیں اور کام شروع کرنے کے عوض بھتہ مانگ رہے ہیں، تو انہوں نے ڈی پی او سے بات کرنے کا کہا اور بعد آزاں مجھے اطلاع دی کہ میں نے اے سی وغیرہ کو بھیجا لیکن اس میں پولیس شامل ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ڈی پی او سے بھی بات کی ہے لیکن اس حوالے سے ایس ایچ او واحد نور نے بے حد بدتمیزی سے بات کی اور میسجز کئے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا مذکورہ استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر، میں کچھ تھوڑا سا اس پر بات کرنا چاہوں گا، میں نے کبھی بھی کوشش نہیں کی کہ کسی سرکاری افسر کو غلط کام کیلئے یا کسی بھی افسر کے مخالف بات کروں لیکن یہ بہت ہی حد درجے مجبوری کے بعد مجھے بہت زیادہ Insulting feel ہوا جو ایس ایچ او نے جو حرکت کی، تو یہ کار سرکار میں مداخلت تھی کہ ایک آدمی بھتہ مانگ رہا تھا، کنٹریکٹر سے اور اس کنٹریکٹر نے میرے پاس آکر اپنی بات مجھے سنائی جس کی میں نے ڈی پی او سے بھی بات کی اور ڈی سی سے بھی بات کی لیکن اس آدمی، اس بھتہ خور کو یہ ایس ایچ او سپورٹ کر رہا تھا اور جب میں

نے کل رات کو اس سے اس پر بات کرنی چاہی تو اس نے ڈائریکٹ مجھے کہہ دیا کہ آپ کون ہوتے ہیں بات کرنے والے ؟ تو میں نے کہا کہ اگر میں آپ سے بات نہیں کر سکتا تو میں آئی جی صاحب سے بات کر لوں گا، تو وہ مزید مغلظات بک رہا تھا ٹیلیفون کے دوران، تو میں نے ٹیلیفون بند کر دیا اور اس کی دیدہ دلیری دیکھیئے میڈم! کہ اس نے زبانی تو جو کہا، وہ کہا، اس نے مجھے ٹیکسٹ میسجز کئے اپنے فون سے، جو فون میں میرے پاس درج ہیں اس کے نام سے، اس میں اس نے Clearly لکھا کہ ایم پی اے آپ کون ہوتے ہو، آپ آئی جی تو کیا صدر پاکستان کے پاس بھی چلے جاؤ، میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے۔ اب میں سوال یہ کرتا ہوں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ ایس ایچ او نے ٹیکسٹ کئے ؟

جناب نور سلیم ملک: جی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

جناب نور سلیم ملک: میڈم! ایس ایچ او نے ٹیکسٹ کیے اور میں وہ میسجز بھی دکھا سکتا ہوں جو کہ ڈپٹی کمشنر نے مجھے کئے تھے جس میں اس نے Clearly لکھا ہے کہ جو انکوائری کمیٹی انہوں نے مقرر کی تھی، اے سی اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کی، انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ پولیس اس میں Involve ہے، The Local SHO is involved in that issue and this issue has been raised there with the convenience of this SHO. اب جو روڈ ہے، میں تو اس کی تعمیر چاہتا ہوں، پھر جو وہاں پر لوکل جو گاؤں کے لوگ ہیں، وہ بھی میرے پاس آئے وفد لیکر کہ ایک بدمعاش آدمی ہے جو بھتہ خور ہے اور بھتہ لیتا رہتا ہے اور ایس ایچ او کا خاص آدمی ہے اور یہ کلاشنکوف لیکر گھومتا رہتا ہے، ہم خود بھی تنگ ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں جو روڈ شروع ہوا ہے، یہ روڈ مکمل ہو، تو میں نے ان کی بھی بات ڈی سی تک پہنچائی، ڈی سی صاحب سے بھی وہ ملے ہیں اور ڈی پی او صاحب سے بھی وہ ملے ہیں، تو میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی تو موجودہ حکومت پولیس کو اور بااختیار بنا رہی ہے، اگر اب یہ حال ہے کہ ایک ایس ایچ او ایم پی اے کو کہتا ہے جو کہ عوامی نمائندہ ہے، اپنے علاقے کو Represent کرتا ہے، گورنمنٹ کا حصہ ہے، اسے یہ کہتا ہے کہ آپ کون ہوتے ہو مجھ سے پوچھنے والے ؟ میرا جو جی میں آئے گا میں کروں گا اور آئی جی کون ہوتا ہے اور آپ صدر پاکستان کو بتائیں تو

میں تو سمجھوں گا میڈم! اس کو فوراً ریفر کیا جائے، تحریک کو اور ایک بات میڈم پہلے کرتا چلوں، میں یہ بھی آن دی فلور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے میری ذات کو، کیونکہ اس نے مجھے دھمکیاں دی ہیں، اگر میری ذات کو کوئی نقصان پہنچا، تو یہ ایس ایچ او اور پولیس ڈیپارٹمنٹ اور میرے مخالفین جو وہاں پر ہیں، وہ ذمہ دار ہوں گے اس کے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the privilege motion No.105, okay Inayat Sahib.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ نور سلیم صاحب جو پریویلج موشن لے آئے ہیں پولیس ایس ایچ او کے حوالے سے، میں سمجھتا ہوں ان کی بات کو میں Negate نہیں کرتا، He is honourable Member of the House اور ان کی عزت ہماری اور اس پورے ایوان کی عزت ہے، He represents his electoral constituency، اس میں مجھے تعداد نہیں معلوم لیکن لاکھوں لوگ ہوں گے جن کی وہ نمائندگی کرتے ہیں اور پورے ملکی مروت کی نمائندگی کرتے ہیں اور جس طرح انہوں نے تفصیل بیان کی ہے، مجھے اس پر بھی کوئی وہ نہیں ہے لیکن There is internal mechanism in the police department, where they sift the complaints. اور جس پر وہ انکوائریز کرتے ہیں اور ان کمپلینٹس کے نتیجے میں پھر اس کی شنوائی ہوتی ہے، تو میں صرف یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر ہم درمیان میں آکے، حکومت درمیان میں آکے، اس انٹرنل میکنزم کو تھوڑا Activate کرے اور اس کے ذریعے سے انکوئری ہو اور پھر اس کے بعد اگر مطمئن نہ ہو تو دوبارہ یہ فلور آف دی ہاؤس پر یہ لائیں، ایک ریکویسٹ ان سے کرتا ہوں، اگر اس کو اس چیز پر اعتراض نہیں ہے تو We will proceed with the internal inquiry of the department، ہم اسمبلی کے فلور سے جو پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے، باقاعدہ اس کے اندر ایک شعبہ بنا ہے اور جو نیا آرڈیننس آیا ہے، اس آرڈیننس کے اندر It will be discussed on the floor of the House، اس آرڈیننس کے اندر بھی Investigation کیلئے Special انہوں نے پراونشل لیول پر ایک برانچ Establish کی ہوئی ہے اور یہ جو موجودہ پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے اور انسپکٹر

جنرل پولیس ہے، یہ بڑے Sensitive ہیں، اس قسم کے معاملات کے حوالے سے، بلکہ اس کے حوالے سے تو مشہور ہے کہ وہ ایک ایس ایم ایس کے تھرو پولیس آفیسرز کو سسپنڈ بھی کرتے ہیں اور خود پولیس کے اندر بھی یہ بات مشہور ہے، تو اسلئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں آنریبل ممبر سے کہ وہ اگر اس میکنزم کو Allow کریں کہ وہ Activate ہو اور وہ Formally کسی پولیس والوں کو انکوائری کے حوالے سے کہیں، تو یہ ایک ریکویسٹ ہے، اگر وہ نہیں مانتے تو پھر آگے اس کو ہاؤس کے سامنے Put کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ میڈم سپیکر، منسٹر صاحب نے جو کہا، بہت اچھی باتیں کہیں، میڈم سپیکر! منسٹر صاحب نے شاید اس واقعہ کی جو گہرائی ہے، اس تک وہ نہیں پہنچے، اگر وہ مجھے دھمکیاں دے رہا ہے، آئی جی کو نہیں مان رہا، تو وہ کونسا میکنزم ہے جس کو وہ مانے گا؟ وہ کہتا ہے کہ صدر پاکستان کے پاس چلے جائیں، تو جب بات یہاں تک پہنچ جائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ یہ بہتر ہے کہ ہم اس کو پریولج کمیٹی میں بھیج دیں، میکنزم کو اگر وہ مانتا، تو میں نے اس کو یہی بات کہی تھی کہ میں آئی جی کے پاس چلا جاؤں گا تو جواباً اس نے مجھے یہ بات کہی، یہ میرا موبائل ہے، اس میں منسٹر صاحب! آپ چاہیں تو ڈی سی صاحب کے بھی اس میں میسجز موجود ہیں اور اس ایس ایچ او کے میسجز بھی موجود ہیں، میں آپ کو دکھا دوں گا، اگر آپ اس سے مطمئن نہیں ہوتے تو پھر وہ ایک علیٰحدہ بات ہے، بہرحال میری بے عزتی ہوئی ہے اور اگر اس کو اس ایوان کی بے عزتی گنوایا جائے تو اس سے کم نہیں ہے، میں تو بالکل چاہوں گا کہ اس کو پریولج کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب کے بعد آپ، ان کے بعد، شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ نور سلیم صاحب کی بات صحیح ہے، ایک آنریبل ممبر کا استحقاق مجروح ہونا، پھر اس واقعہ کے اندر کرپشن کا Element نظر آنا، یہ کافی ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھجوایا جائے لیکن میں کچھ اور وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں اس ہاؤس کو، یہ ہاؤس ہے جو کہ لوگوں کو قانون سازی کے ذریعے اختیارات دیتا ہے اور لیتا ہے، پولیس کو ہم نے Independent کیا وہ Efficiency بڑھانے کیلئے کہ

Political interferenceنہ ہواور اس وقت جو ڈسٹرکٹ سیفٹی کمیشن ہے اور جو ریجنل کمپلینٹ اتھارٹی ہے اور پراونشل سیفٹی کمیشن ہے، وہ بھی وجود میں نہیں آئے ابھی کیونکہ پولیس کے پاس جو Independenceہے، وہ Accountableہے لوگوں کو، تو وہ ادارے بھی ابھی بنے نہیں ہیں لیکن میں یہ بتادوں کہ کسی کے پاس جتنا بھی اختیار ہو، آئین کے ذریعے وہ اختیار یہ اسمبلی دیتی بھی ہے اور لیتی بھی ہے تو اس اسمبلی کا جو سٹیٹس ہے، وہ سب کے ذہنوں میں ہونا چاہیئے اور یہ ایک میسج سب کو جانا چاہیئے کہ چاہے قانونی طور پر کسی کے پاس کتنا بھی اختیار ہو، وہ اللہ کے بعد اس اسمبلی کو جوابدہ ہے، (تالیاں) تو میں سمجھتا ہوں کہ بالکل جانا چاہیئے استحقاق کمیٹی کو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عظمیٰ بی بی، تھینک یو شاہ فرمان۔ Uzma Bibi! Your answer is related to this?

<u>Madam Uzma Khan:</u> Yes, Mam.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay.

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: میں اسی پر کہنا چاہ رہی ہوں کہ میڈم! جب استحقاق اس ایوان کے ایک ممبر کا مجروح ہوا ہے تو وہ استحقاق یہاں دوبارہ بحال بھی اسمبلی کے اندر ہی ہونا چاہیئے۔ میڈم! اسی اسمبلی کے پروسیجر کے تھرو ہی اس کو Accountableکرنا چاہیئے کہ علاقے کا ایک ایس ایچ او ہماری بات نہیں مان رہا، ہم نے جو وہاں پر اپنے اتنے قانون Implementکرائے ہیں اور حلقے کا ایک Elected MPAوہاں اپنے ایک ایس ایچ او کے اس پر کوئی بات نہیں کر سکتا تو میرے خیال سے اس سے بڑی زیادہ ناکامی ہم ممبران کیلئے کوئی اور نہیں ہو سکتی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ملک شاہ محمد کو اسلئے فلور دے رہی ہوں کہ وہ آئے تھے چیمبر میں، ان کا بھی اسی سے Related issueہے، تو ملک شاہ محمد صاحب۔

<u>جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ تهینک یو میډم سپیکر۔ میډم سپیکر! څه رنګه چې زمونږ ورور نور سلیم خان ګیله اوکړه، زه خو د حکومت حصه یمه، هغه خو که ګیله اوکړه نو اپوزیشن دے نو زه به چا ته ژاړم، زه به چا ته ګیله کوم؟ زه خپل حکومت ته ګیله کوم نن، دوئ چې څه اووئیل هغې کښې

حقیقت دے ولې چې ما ته خپل مذهب وائی چې رښتیا به وائې، ما ته خپل خان قائد وائی چې رښتیا به وائې، دروغ به نه وائې او زمونږ خپل ضمیر دا راته وائی چې رښتیا، رښتیا خبرې نه به زه چرته کښې انکار اونکړم، که زما سر هم ځی نو رښتیا به وایم۔ پولیس دې ځائې ته رسولے دے که دلته موجود وی او که نه وی، زه د ټولې دنیا په مخکښې دا خبره کوم چې مونږ نن پولیس ته نور اختیار هم ورکوؤ خو پولیس زه پخپله د سیفټی کمیشن ممبر یم، تاسو پاتې شوی یئ، مونږ سره په سیفټی کمیشن کښې، زمونږ په یو دغه باندې هغوی عمل نه دے کړے، دغه چې کوم جوړیږی قانون، دا دروغ دی چې سیفټی کمیشن به جوړ شی بیا به پولیس هغې ته جوابده وی،

زه د دې دا چې کوم ایکټ راغلے دے، *(تالیاں)* زه د دې ایکټ چې کوم راغلے دے، کهلم کهلا خلاف یم، د دې کهلم کهلا مخالفت کوم، دا نور اختیار پولیس ته ورکول نه دی پکار، زه یوه وړوکې مسئله تاسو ته بیانوم، خپل ووټر به ما ته ژاړی، هغه به چا ته ګیله کوی؟ د دې ایوان دې ورونړو ته به ګیله کوی نو هغه پرون زمونږ یو کس ئے نیولے دے، هغه نامه ده طارق محمود ایس ایچ او میریان نیولے دے، ولې ئے نیولے دے؟ هغه یو بهټه خشت مزدور دے، غریب سړے دے، مزدوری کوی او په لاره باندې دوه سپاهیان او د پولیو والا کسان روان دی، نو هغه سګریټ لګولے دے، سترے شوے دے، چرته ناست دے نو هغوی پرې راغلی دی سپاهیان چې مونږ په دې لاره راځو او ته سګریټ څښې، تا کښې دومره شرم نشته، هغه معافی غوښتې ده چې ما لیدلی نه وئ، مخکښې فصل وو نو هغوی بیا هغه سره لاس اچولے دے چې ته ځه، نو ستا کار خو د پولیو دے، ته په آپریشن خو نه ئې راوتلې، بیا Call ئے کړے دے، د تهانړې نه دوه ګاډی پولیس، د بهټه خشت مزدور تښتیدلے دے او بیا چې چرته کورونه دی، هغې ته ننوتلې دی، د کورونو بې عزتی ئے هم کړې ده او دوه کلاشنکوف ئے د ده نه اوړی دی او دا ایس ایچ او د شپې د سیاسی خلقو په حجرو کښې روټئ خوری او بیا ورته وائی چې ووټ به فلانی ته ورکوئ، هلته کښې سیاسی، مونږ وایو چې سیاست نه پولیس پاک شو، پاک شوے نه دے جی ځوپورې چې پولیس نه وی ټهیک شوے، مونږ ته اختیار نه دے پکار

چې ورکړو، اسمبلی نه اختیار، ولې چې مخکښې چیک اینډ بیلنس به په دوئ باندې وو، اوس هغه چیک اینډ بیلنس هم ختم شو دوئ نه، د دوئ یره ختمه شوه، دوئ د سیاسی خلقو په حجرو کښې روټئ خوری او د هغوی په ډکټیشن باندې چلیږی، د ګورنمنټ په ډکټیشن نه ځی، ما ایس پی هم خبر کړو، ما ډی آئی جی هم خبر کړو، زه دا غواړم، ګنی واک آؤټ کوم بحیثیت منسټر چې دا ایس ایچ او، طارق محمود ایس ایچ او میریان د فوراً سسپنډ شی او پریویلجز چې کومه کمیټی ده، هغې ته د پیش شی، که نه وی نو په دې اسمبلئ کښې زه نه کښینم بحیثیت منسټر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاه فرمان نه پس تاسو ته راځم۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ Identical cases ہیں اور یہ استحقاق کمیٹی میں جانے کیلئے شاہ محمد صاحب Allow کریں گے، وہ کیبنٹ ممبر ہیں، وہ Responsible آدمی ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس کو Allow کریں کہ یہ آپ کا کیس Club ہو اور دونوں کیسز یہ اختیار آپ کا ہے، آپ گورنمنٹ کو Represent کر رہے ہیں، آپ ہی اس کو استحقاق کمیٹی میں Allow کریں کہ وہ جائے اور ادھر خود وہ، میں میڈم سپیکر! ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے کسی کو ڈرنا نہیں چاہیئے، استحقاق کمیٹی میں کوئی کیس جانے سے کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا، وہاں پر جس طریقے سے وہ بات سنی جاتی ہے اور آپ کو موقع ملتا ہے کہ وہ شاید کسی فورم میں آپ کو وہ موقع ملتا ہو، آنریبل ممبرز آپ کی بات سنتے ہیں، آپ کو ٹائم دیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، Identical cases ہیں، میڈم سپیکر! دونوں استحقاق کمیٹی کے حوالے ہونے چاہئیں، اکٹھے سننے چاہئیں اور میں شاہ محمد صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ Allow کریں کہ یہ جائیں استحقاق کمیٹی میں، کیونکہ You are responsible, you have the authority.

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ: زه میډم سپیکر! د شاه فرمان صاحب، د شاه فرمان صاحب شکریه ادا کومه، ولې چې زه حکومت یم، پخپله ولاړ یم، اخر چې اپوزیشن مونږ ته ژاړی، مونږ به چا ته ژاړو؟ دا څیز نشته، لاړ دے دوه ځله استحقاق کمیټی

ته خو تاسو رولنګ ورکړئ چې ایس ایچ او سسپنډ او که نه وی نو زه به واک آؤټ کوم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: We can't، اچھا، دو پوائنٹس ہیں اس میں، مجھے جو اپنے لیگل ایڈوائزر بتا رہے ہیں، ایک یہ ہے کہ Because Shah Muhammad Sahib has not given in writing, so we can not club it now but he can give it in writing and later on we will، جب Hearing ہو گی تو ایک جگہ ہو گی، نمبر ون۔ نمبر ٹو، اس سٹیج پر ابھی تو Suspension کا نہیں، Let say کہ Hear کریں دوسری پارٹی کو کہ اگر ہو تو Definitely ہم Suspend کریں گے اس کے بعد۔ جی، افکاری صاحب!

(مداخلت)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, what we will do? آپ کا تو ہم کر لیں۔
Is it the desire of the House that-----

(Interruption)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Afkari Sahib! Just one minute. Is it the desire of the House that the privilege motion No. 105, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Privilege motion is referred to the Committee concerned. Afkari Sahib, yes.

<u>جناب اعزاز الملک</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم سپیکر! دا د یو صوبائی اسمبلئ د ممبر یواځې مسئله نه ده، دا د دې هاؤس د ټولو ممبرانو یو ډیر لوئې مشکل دے او دا د یو ادارې مسئله هم نه ده، دا په دې صوبه کښې تقریباً د ټولو ادارو یو مشکل دے، په دې دور کښې د یو صوبائی اسمبلئ د ممبر د پاره د قوم نه رائې اخستل اسان کار نه دے، زرګونو خلقو په یو صوبائی ممبر باندې اعتماد کړے دے او دې ایوان ته ئے راوستې نو صورتحال دا دے مونږ د دې په حق کښې یو چې د دې صوبې

اداري د سیاست نه آزادي شی چي کوم ته خلق سیاست وائی او په دي ایوان کښي بار بار دا لفظ ادا کیږی خو دا کار خو په امریکه کښي اسان دے، دا په برطانیه کښي اسان دے، دا شاید په ملائشیا او سعودی کښي هم اسان وی خو پاکستان غوندي ملک کښي چي نه زمونږ ذرائع ابلاغ او چینلي زمونږ د قوم او د ادارو اصلاح کوی او نه زمونږ نظام تعلیم د دي جوګه دے چي کوم خلق دي ادارو ته تلی دی، د هغوی اصلاح د اوکړی، د دي وجي نه هغه پولیس کلچر دے، کوم چي زوړ دے او پخوانے دے او خپل منتخب ممبران بیخی بي لاسو او بي پښنو کول دا پخپله باندي په خپلو پښنو باندي کلهاړی وهل دی۔ (تالیاں) دا ټهیک ده مونږ وایو چي اداري آزادي پکار دی خو د پولیس تعلیم و تربیت د پاره څه نظام دے، زمونږ سره هغه نظام نشته، نن هم هغه Touts دی چي په تهانړو کښي موجود دی او پولیس د هغوی په ذریعه باندي بهتي اخلی او هغه زاړه خلق د منتخب افرادو په ځائي باندي هغي ته اهمیت په دي تهانړو کښي ملاویږی۔ دومره پوري آزاد شو چي هغه بله ورځ، یوه هفته مخکښي د دي صوبي آئی جی پی زما حلقي ته راغلے دے او د هغه په حفاظت باندي تقریباً پانچ سو پولیس افسران او پولیس اهلکار موجود وو، د یو آئی جی پی په راتګ باندي په هغه حلقه کښي ایم پی اے موجود دے، تحصیل ناظمین موجود دی خو هغوی ته دعوت نه دے ورکړے شوے، دا هم زمونږ استحقاق دے چي د هغه حلقي ما نه خلق سوال کوی چي یو آئی جی پی دي حلقي ته راځی، تا نه ولي چا تپوس نه دے کړے، ته په هغه فنکشن کښي ولي موجود نه وي؟ دومره خلق آزاد کول، دومره خود مختاره کول چي هغه بالکل هغه منتخب افرادو ته دومره غیراهمیت ورکړی چي د قوم په نظر کښي ئے اوغورځوی، زه دا وایم چي دا کار ټهیک نه دے، دي باندي پراپر د هغوی سره ناسته پکار ده، خپل ممبران، دا صوبائی حکومت به هله کامیاب شی چي مونږ خپل ممبران Empower کړو، هغوی ته اختیارات ورکړو او کوم ګرفت چي د دي بیوروکریسی په سر باندي موجود وو، د دوئ په ذهنونو باندي سوار وو، هغه ترې بالکل یعنی ما د زړو ممبرانو نه اوریدلی دی چي مونږ به یو سرکاری دفتر ته وراغلو، سیکرټری صاحب به په مونږ

پسې راپاڅیدو او د خپل میز نه داسې راسره ګوتې ملاؤ کړی او هغه خوزی نه، (تالیاں) د دې وجه نه د دې کلچر د غه پکار د ے ، دا منتخب ممبران دی، خلق د دې حکومت نه توقعات ساتی او زمونږ هم ترې توقعات دی او دې ادارو کښې الحمدلله کافی حده پورې چینجز هم راروان دی، هغه مونږ Appreciate کوؤ خو بحیثیت مجموعی چې کوم کلچر په دې ادارو کښې هغه زوږ موجود د ے ، د دې پاره پلاننګ پکار د ے ، د دې د پاره پراپر ټریننګ پکار د ے او د دې خلقو نه دا خناس ویستل پکار دی او پخپله باندې د دې نه د زمکې خدایان نه دی جوړول پکار او منتخب چې کوم خلق د ے ، منتخب افراد دی، د هغوی Respect پکار د ے ، د هغوی احترام پکار د ے۔ مهربانی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> عنایت صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> دوئ به خبره اوکړی، بیا به دوباره دواړو ته خبره اوکړو کنه، د ے د هم اوکړی کنه۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے، نسیم صاحب، جاوید نسیم صاحب۔ مائیک آن کړئ د جاوید۔

<u>جناب جاوید نسیم:</u> مونږ وایو شیخ رشید د هم واوری کنه، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مهربانی میډم! دا چې کومې خبرې زما ملک صاحب اوکړې، حاجی صاحب اوکړې او ملک شاه محمد اوکړې، دا خبرې ما سره روزانه تړلې شوې دی۔ اختر نه دوه ورځې مخکښې زما څوئې سرکاری ګاډی کښې، سرکاری بټ مین سره پینځه ګهنټې حوالات کښې اچولے وو، وئیل ئے چې دا ګاډے دو نمبر د ے ، پولیس والا دو نمبر د ے ورسرې، زه چې سی سی پی او ته Ring کوم، هغه نه اوچتوی، Concerned DSP نه اوچتوی موبائل، (تالیاں) د هغې نه مخکښې زما حلقه کښې چې کوم کار ما سره کیږی، زه چې کومې حجرې ته لاړ شم، دا ایس پی، سی ډی چې کوم راغلے د ے نو هغه په هغه حجره چهاپه لړه کړی، هغه سړے راولی، ټوپکو سره ئے راولی، کور کښې هغه سړې راولی چې هغوی له طالبانو دهمکی

ورکړې ده، هغوی سره لیټرې پرتې دی، هغوی ځان له ګارډ ساتلے، پولیس ئے سپورټ کوی نه، نو که دې ته تبدیلی وائی نو بیا مونږ د دې تبدیلئ نه بې زاره یو۔ دومره بااختیار ایس ایچ او فون نه اوچتوی، ډی ایس پی فون نه اوچتوی، Message reply نه ورکوی، دومره بې عزتی د دې هاؤس، ته د دې ممبرانو، یواځې زما نه ټولو سره کیږی خو څوک حال نه وائی، کله ما اونیسی وائی ته به د ځان سره ګارډ ګرځئ، چې ګارډ ګرځوم هغه وائی دو نمبر دے، یا خو دا اسمبلی دو نمبر ده یا پولیس دو نمبر دے، زمونږ Justification په دې نه کیږی خو مهربانی اوکړئ دې پولیس له لګام ورکړئ، دا په Good faith کښې هر څه کوی خو زه خپلو ملګرو ته، د دې هاؤس ممبرانو ته وایم چې اوس که د پولیس په Favour کښې بل راځی او که څوک ئے سپورټ کوی نو پوهه شه چې دا هم ورسره ملاؤ دی، د دې د تدارک اوشی، دا چې کوم ماسره شوی دی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔ بیټنی صاحب هم څه وائی نو Then Shah Farman and Inayat، تاسو به بیا اووایئ، Bettani Sahib! Related to this-----

<u>جناب محمود احمد خان</u>: میډم! زه

<u>Madam Deputy Speaker</u>: No, no, I want, to be only related to the police, okay.

<u>جناب محمود احمد خان</u>: جی جی، میډم تهینک یو۔ میډم! چې څنګه خبره اوکړه شاه محمد خان او دې ملګرو او زمونږ بل آنریبل ممبر خبره اوکړه چې کم از کم د ایم پی اے خپل یو حیثیت دے، علاقې ووټ ورکړے دے، کم از کم د هغه عزت د هغه قدر د هغه نفس عزت د کیږی، دا نه کنه چې، اوس خیر دے بل راغلے دے، هغې باندې مونږه امنډمنټس جمع کړی دی پولیس کښې خو د دې دا مطلب خو نه دے، دا بادشاهت خو نه دے چې یو سړی ته اختیار ملاؤ شی او هغه بادشاه جوړ شی، بس ټولې فیصلې به هغه کوی، اخر دا هاؤس دے، دغه ممبران راغلی دی، دا خلق راغلی دی، کم از کم د دوئ خبره د واؤریدې شی، په علاقې کښې ډیرې مسئلې وی، خبرې وی،

قصې وی، دا نه ده چې دا ایس ایچ او، دا ایم پی اے دے، ایس ایچ او هم د خبردار وی، ډی ایس پی د هم نه اؤری، ډی پی او د نه اؤری، بیا د دوئ راشی او دلته د کښینی بیا د دوئ حکومت کوی، د دې دا مطلب خو نه دے چې بل به زه پاس کوم، اختیار به زه ورکوم او لاګو کوی به ئے په ما، په خپل ډیپارټمنټ کښې خپل اختیار نشته۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب محمود احمد خان:</u> میډم! دا ریکویسټ دے، عنایت الله صاحب به خبره اوکړی، شاه فرمان چې کم از کم د آنریبل ایم پی اے ګانو، دا نور چې کوم مشرانو خلقو، د دغو د عزت قدر خیال ساتی، مونږ د دوئ عزت کوؤ، نه په دوئ باندې مونږ ناجائز کار کوؤ چې په دوئ باندې ناجائز کوؤ خو کم از کم میډم! دا هم نه ده پکار چې یو ایس ایچ او، یو ډی ایس پی او داسې زبان تا سره استعمالوی چې کله ته ټیلیفون ورته اوکړې یا خبره کوې کم از کم دومره اختیار هم بیا مونږ نه ورکوؤ، د دغه شی بیا مونږه مخالفت کوؤ ڈٹ کر چې یو د آنریبل منسټر او ایم پی اے دوئ زما په پاور باندې، زه دوئ ته پاور ورکوم او دا پاور بیا دوئ په مونږ باندې غلط استعمالوی، د دې مونږ ڈٹ کے حمایت کوؤ، بالکل چې زمونږ ملګرو کومه خبره اوکړه، د دوئ مونږ حمایت کوؤ چې ده سره کوم ظلم او زیاتے کیږی، کم از کم چې بیا هغه ایس ایچ او یا ډی ایس پی یا ډی پی او یا ډی آئی جی، دا څه د آسمان نه دی راغلی چې دوئ خپله خبره په مونږ لاګو کوی او زمونږ جائز خبره دوئ سره کوؤ او بیا دوئ سترګې راته رااوباسی، اوس چې دا کوم ایکټ راروان دے او کوم پاور دوئ ورکوی، دا بالکل غلط دی، د دې مونږ مخالفت به کوؤ، مونږه امنډمنټس هم راوړی دی او بالکل ڈٹ کے مخالفت کوؤ، داسې نه ده پکار چې یو کس نه چیف منسټر، چیف سیکرټری هم پوښتنه نشی کولې چې دوئ ټرانسفر پوسټنګ کوی، چې ده ته دومره اختیار ملاؤ شی، پکار ده چې دا حکومت د بیا بالکل، دوئ Separate یو خپل نظام د ځان ته جوړ کړی چې چیف سیکرټری او سی ایم د خیبرپختونخوا ته هم پته نه وی

چې یو ډی پی او ټرانسفر کیږی، یو ډی آئی جی ټرانسفر کیږی، میډم! دغې صوبې سره ډیر مذاق اوشو، مونږ حکومت ته دا ریکویسټ کوؤ چې بس کړئ تاسو دومره تجربې اوکړې، کله په پولیس کښې تجربه کوئ، کله په احتساب کښې کوئ، کله په Whistle blower کښې کوئ، کله په انټرسټ کښې کوئ، بس دے دا صوبه اوچلوئ چې دا صوبه اوچلیږی، ذاتی بس اخری دوه کاله دی، تاسو به هم الیکشن کوئ او مونږ به هم الیکشن کوؤ، خلق کارونو ته پریږدوئ، سیکرټری ټک کار نه کوی، ډی جی ټک کار نه کوی، په څه کښې چې څوک دستخط کوی، هغه ته په مخ لیټر راشی چې ته خو راشه پروسیجر میټر کښې دې غلطی کړې ده، (قہقہے) یره انسان دے خالی په دستخط کښې خو غلطی کیږی، کم از کم میډم! تاسو او دغه هاؤس ته دغه صوبې باندې رحم اوکړئ، دغه خلقو باندې رحم اوکړئ، دا غریبان بچیان لری، دغسې دا سیکرټریان دغسې بچیان لری، ورونړه لری، هغه غریبانو نه معمولی غلطی اوشی، هغه به بیا درې ورځې پیشی کوی۔ میډم، کم از کم تاسو ته هم پکار ده، عنایت الله صاحب ناست دے، شاه فرمان ناست دے چې کم از کم لږ د سنجیده ماحول سره سنجیده خبره د اوکړی چې کم از کم بیا داسې واقعات نه پیش کیږی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو بټنی صاحب۔ زه صرف یو کوئسچن کوم،
Is there any representative from the police side here? You are from police? Yes, there is one from police.
اوس خبره دا ده چې One from police، جعفرشاه صاحب دے، نلوټها صاحب دے اینډ ثناء الله صاحب دے نو دا خو به بنه نه وی چې دا یو ډیبیټ بیا مونږ اوکړو، زه دا وایم، بنه اوکړئ، Because there are so many people جعفرشاه صاحب ته ما چرته ټائم نه دے ورکړے، اوکړئ جعفرشاه، Jafar Shah Sahib, let give him one minute ما چرته ټائم نه دے ورکړے، اوکے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! آپ نے فلور دیا ہے، آنریبل منسٹر صاحب مجھے سن لیں ایک منٹ، میں تجویز دینا چاہتا ہوں نا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Let him because، بیا تہ او شاہ فرمان بہ اودریږئ۔

جناب جعفر شاہ: Madam Speaker! Thank you very much آپ کا بہت شکریہ میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Jafar Shah Sahib and then Inayat Sahib and then Shah Farman.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ایک تو میں Appreciate کرتا ہوں کہ دیر آید درست آید، ساڑھے تین سال بعد حکومت کو بھی احساس ہو گیا اور میرے خیال میں میرے Colleagues کو بھی احساس ہو گیا کہ جو ہم سنتے چلے آرہے تھے، وہ صرف ہوائی باتیں تھیں اور چیز الٹی گئی ہے اور ابھی یہ تجویز دی جارہی ہے کہ خدارا ہمیں اب پرانا پختونخوا دے دیں، یہ نیا پختونخوا آپ کو مبارک ہو۔ جو براحال کیا آپ نے (تالیاں) میڈم سپیکر! آج کل جو صورتحال ہے، یقیناً یہ رونے کی صورتحال ہے، اس صوبے میں آپ کی ڈیویلپمنٹ پوری رکی ہوئی ہے، یہاں پر ایم ایز کارونا آپ نے خود دیکھ لیا میڈم سپیکر! کہ کیا حال ہے؟ اور وہ آج دفتروں میں جا کے جس طرح بیٹنی صاحب نے کہا کہ کیا سیچویشن ہوتی ہے، کسی کو پتہ نہیں ہے، Even منسٹر کو پتہ نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے اس کے ڈیپارٹمنٹ میں اور ان سے پوچھا بھی نہیں جاتا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ایک ایک سال بعد ٹینڈرز ہو رہے ہیں، تو یہ صرف پولیس کا معاملہ نہیں ہے پوری بیوروکریسی کا ہے، پورا صوبہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے، میری تجویز یہ ہو گی، حکومت سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ ایک دن اس کیلئے مختص کریں کہ ہم دیکھ لیں کہ کہاں پر ہیں یہ Weaknesses، And why these weaknesses are there? کہ ہم اس چیز کو Analyze کریں، Thoroughly analyze کریں اور یہاں پر اسمبلی فلور پر کھڑے ہو کے کہ ہم نے یہ چینج لائی اور وہاں پر ٹی وی میں انٹرویو دے کے کہ ہم یہ چینج لائے، یہ جھوٹ مزید نہیں چلے گا میڈم، We have to talk seriously, we are representing the entire province، لوگ ہم سے پوچھتے ہیں، صوبے کا بہت براحال ہے، یہاں پر بیوروکریسی اور حکومت آپس میں لڑ پڑے ہوئے ہیں، کیا ہو گا اس

صوبے کا؟ تین سال، ساڑھے تین سال ہمارے ضائع ہو گئے، یہ ڈیڑھ سال میں کم از کم ہمارا پرانا پختونخوا ہمیں واپس کریں، یہ ان کی مہربانی ہو گی۔

Madam Deputy Speaker: Inayat Sahib, okay Shah Farman and then Inayat.

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ میڈم سپیکر۔ نلوٹھا صاحب اس کے اوپر کافی کام۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈسکشن ہو گئی ہے، ہم پھر ایک دن اس کیلئے رکھ لیں گے، ځه شاه فرمان صاحب پریږده، نلوٹھا صاحب، اوکے، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: حکومت کی فریاد، حکومت کی فریاد حکومت تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ میڈم سپیکر صاحبہ! شکریہ، بڑی مہربانی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھنے والے منسٹرز صاحبان اور ممبران صاحبان، اپوزیشن اور حکومت ہم سب کی عزت ایک ہے اور میں اگر یہ سمجھوں کہ حکومت کا کوئی منسٹر بے عزت یا بدنام ہو جائے کسی ادارے کے تھرو، تو پہلے میں اس کو اپنی بے عزتی سمجھتا ہوں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں آپ کو اپنے حلقے کی بات بتاتا ہوں، عارف یوسف صاحب اس وقت لاء کے غالباً مشیر تھے، پچھلے سال کی بات ہے میرے حلقے میں وہ گئے اور مجھے انہوں نے فون کیا کہ میں آپ کے حلقے میں آیا ہوا ہوں، آپ کدھر ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کے کنسرنڈ تھانے حویلیاں میں ہوں تو میں وہاں پر چلا گیا، ایس ایچ او نے تحریک انصاف کے چند لوگوں کو میں نہیں سمجھتا کہ کس لئے نہ ان کے اوپر کوئی ایف آئی آر تھی اور نہ ہی انہیں کسی مراسلے میں بند کیا گیا تھا، سات لوگوں کو اس نے Arrest کیا، عارف یوسف صاحب ایبٹ آباد میں گئے ہوئے تھے اور ان کے اپنے پارٹی کے کارکنوں نے انہیں وہاں پر جب بلایا اور میں خود، مجھے جب انہوں نے بلایا تو میں گیا، آپ یقین کریں سپیکر صاحبہ! جو رویہ ایس ایچ او کا ایک مشیر کے ساتھ تھا، وہ کسی عام آدمی کے ساتھ ایک سپاہی کا رویہ نہیں ہو سکتا اور میں نے ایس ایچ او کو تھانے میں کہا، عارف یوسف صاحب نے ادھر ہی اس کو Suspend کیا ایس ایچ او کو، خدا کی قسم اس کے بعد بھی تین مہینے وہ تھانہ حویلیاں کا ایس ایچ او رہا، ایک سیکنڈ کیلئے Suspend نہیں ہو سکا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرے کہنے کا مقصد میڈم! یہ ہے کہ اداروں کی آزادی، اداروں کی مضبوطی ہونی چاہیئے لیکن محکمہ پولیس کے اندر جو تبدیلی لائی گئی ہے جس کی تشہیر پورے پاکستان میں ہو رہی ہے، یہ صرف اور صرف ممبران اسمبلی اور عوامی نمائندوں کی تذلیل کے سوا کوئی تبدیلی نہیں ہے، اس کو بند کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر! جو بات شروع ہوئی کہ ایک ایس ایچ او نے یا کسی ڈی ایس پی نے آنریبل ممبر کا استحقاق مجروح کیا ہے، اس کے اوپر ہم سب اکٹھے ہیں، ہاؤس کے اندر سارے متفق ہیں اور ہم نے یہ بات ثابت کرنی ہے کہ اللہ کے بعد کوئی بھی بندہ اس صوبے کا سرکاری نوکر ہو، وہ اس ہاؤس کو Answerable ہے، اس کے اوپر تو ہم متفق ہیں، اگر پولیس کے اندر بہت ساری چیزیں اچھی بھی ہوئی ہیں، پولیس کی پرفارمنس بھی بڑھ گئی ہے لیکن ایک ایس ایچ او کی جو بدزبانی ہے یا اگر اس نے کسی کا استحقاق مجروح کیا ہے تو وہ Answerable ہے۔ اگر آپ اس طرف بات لے جا رہے ہیں کہ گورنمنٹ ریفارمز غلط ہیں، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پولیس کا Independent ہم چیک اینڈ بیلنس رکھیں گے اور سب سے بڑا چیک ادھر موجود ہے تو اگر میں سمجھتا ہوں کہ جو آنریبل ممبر کا جو استحقاق، اس سے بات کہیں اور نکل گئی میڈم سپیکر! پولیس کی پرفارمنس کو ہم، جعفر شاہ صاحب کہتے ہیں پرانا پختونخوا دے دیں، 2008 سے 2013 تک جو پختونخوا تھا، خون سے لت پت، وہ تو ہم آپ کو نہیں دے سکتے یا 2008 سے 2013 تک جو کرپشن سے بھرپور پختونخوا تھا، وہ تو ہم آپ کو نہیں دے سکتے، (تالیاں) لہٰذا Rectification کی بات ہونی چاہیئے، جہاں پر کمزوری ہو، اس کی نشاندہی ہونی چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر نور سلیم صاحب کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، میں اس کے ساتھ کھڑا ہوں، جہاں پر کمزوری ہے لیکن اگر اس کو Malafide کے طور پر استعمال کر کے آپ گورنمنٹ کی پالیسیز کے اوپر اٹیک کرنا شروع کر دیں تو یہ آپ اپنا کیس کمزور کر رہے ہو، میں ابھی بھی میڈم سپیکر! یہ بالکل Agree کرتا ہوں کہ Police is answerable to this

Houseبالکل میں اس کو کرتا ہوں، اگر اس کے اندر جو آرڈیننس ہے، لیجسلیشن ہے، اس کے اندر امنڈمنٹ کے اوپر بات ہونی چاہیئے، میں بالکل Recommend کرتا ہوں کہ اس کے اوپر ڈیبیٹ بھی ہونی چاہیئے، اس میں امنڈمنٹ بھی لانی چاہیئے، Generality میں بالکل یہ بات نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ بالکل غلط ہے، یہ سارا کچھ الٹا کردو، Conflict of interest میں اپنی کرسی سے اپنے کاروبار کو فائدہ نہیں دے سکتا، یہ میں واپس کرسکتا ہوں، Through the 'Right to Information' حکومت کے سارے فیصلے عوام کیلئے Available ہیں، میں اس کو واپس کرسکتا ہوں، احتساب کمیشن کو میں واپس کرسکتا ہوں، Whistle blower کو کہ اگر عوام کو سرکاری اداروں پر اعتماد نہیں ہے تو وہ خود کرپشن کی نشاندہی کریں، اس کو میں واپس کرسکتا ہوں، کونسے پختونخوا کیلئے ہم نے واپس جانا ہے اور جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کہہ دوں کہ پرانے پختونخوا سے نجات کیلئے، تبدیلی کیلئے ووٹ دیا گیا تھا، ہم عوام کے فیصلے کو Undo نہیں کرسکتے۔ (تالیاں) شکریہ میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: توبس We with respect to this امنڈمنٹ کریں گے، ایک یہ ذرا کلیئر کرانا چاہتی ہوں، Just one minute کہ شاہ محمد صاحب نے In writing دے دیا ہے تحریک استحقاق کا تو اب ہم اس کو Club کرسکتے ہیں، اس سے پہلے اس کے ساتھ اور اب یہ Second privilege motion ہے اس کی، یہ پہلے والی تو ہم نے کردی Is it desire of the House کہ پریویلج موشن 105 کے ساتھ ہم یہ جو ہے شاہ محمد والی Club کررہے ہیں تو Please do you agree, the House agrees with that?

<u>Members</u>: Yes.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Okay یہ Club ہوگیا۔

Call Attention No. 7: Please, Mr. Fakhar-e-Azam Wazir, MPA, to please move his call attention No. 902, in the House please

اس پہ ڈیبیٹ الگ ہوگی، اس کیلئے دن مقرر کرتے ہیں ڈیبیٹ میں، آپ Answer دے دیں گے۔ فخر اعظم وزیر صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: میں وزیر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم وزیر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب فخر اعظم وزیر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ بنوں میں پانی کی نکاسی کا پروگرام بہت خراب ہے جس کی وجہ سے بارشوں کے بعد پانی گھروں کے اندر داخل ہو جاتا ہے جس سے اکثر گھر گر جاتے ہیں جس کی وجہ سے عوام کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور جس کی وجہ سے عوام میں بہت بے چینی پائی جاتی ہے۔

میڈم سپیکر صاحبہ! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب اور اکبر ایوب اینڈ شاہ فرمان، پلیز ان کو ذرا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں نے تو جواب دینا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ نے تو جواب دینا ہے، یس، اکبر ایوب صاحب، عنایت صاحب اینڈ شوکت صاحب، پلیز ذرا ان کو منانے کیلئے لے چلیں جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر، بنوں جو ایک تاریخی شہر ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Carry on, carry on

جناب فخر اعظم وزیر: بنوں جو ایک تاریخی شہر ہے اور یہ جنوبی اضلاع میں ایک خاص مقام رکھتا ہے لیکن اس کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور آجکل اس کی پانی کی نکاسی کا جو پروگرام ہے، وہ بہت بوسیدہ ہے اور خراب ہے کیونکہ جب بارش ہو جاتی ہے تو پانی کا کوئی خاص پروگرام نہیں ہوتا تو اس وجہ سے پانی جمع ہو جاتا ہے سڑکوں پر۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب! آپ جائیں پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: Madam, I want attention of this House اور جس کی وجہ سے پانی جو ہے سڑکوں پر جمع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات گھروں کے اندر بھی داخل ہو جاتا ہے جس سے گھر بھی گر جاتے ہیں اور جانی اور مالی نقصان بھی ہوتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی پائپ پھٹ جاتا ہے اور کوئی نالہ بند ہو جاتا

ہے تواس کا بھی کوئی خاص پروگرام نہیں ہے کہ پانی کی نکاسی ہو اور اس وجہ سے علاقے میں بیماریاں پھیلنے کا خدشہ بہت زیادہ ہے، تو میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ اس وقت بنوں کو یہ بہت بڑا مسئلہ درپیش ہے اور عوام کو بہت تکلیف اس وجہ سے ہے اور اس بارے میں میں کچھ گورنمنٹ کو تجاویز، کچھ Suggestions پیش کروں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ موجودہ سیوریج کا جو سسٹم ہے، وہ بہت پرانا ہو چکا ہے اور وہ Actually پرانے سٹی کیلئے تھا لیکن اب بنوں کا جو سٹی ہے، وہ پھیلتا جا رہا ہے تو سب سے پہلی میری یہ Suggestion ہوگی اپنے منسٹر کیلئے کہ کوئی پراپر ڈرینج اور سیوریج کا نظام پلان کریں تاکہ وہ جو نیا سٹی جو پھیلتا جا رہا ہے، اس کے مطابق ہو کیونکہ جو پرانا ہے وہ تو بہت خراب ہے اور وہ ناکارہ بھی ہو چکا ہے اور اس کی حمایت ہمارے جو آنریبل ایم پی اے صاحب بھی کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو سیوریج سسٹم ہے جو اس کو پلان کریں گے، اس کو آپ مختلف زونوں میں تقسیم کریں، منسٹر صاحب!

Minister Sahib! I want to your attention.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ فرمان صاحب! وہ آپ کی Attention چاہتے ہیں۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: ہاں اور دوسری بات یہ ہے کہ جو موجودہ یعنی کہ جو وہ جو سیوریج اور ڈرینج کا سسٹم جو پلان کریں گے، اس کو مختلف زونوں میں تقسیم کریں، Madam, I want also your attention

<u>Madam Deputy Speaker</u>: I am listening, I am listening.

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: ہاں، میڈم! جو دوسری میری Suggestion ہے، وہ یہ ہے کہ یہ جو سیوریج اور ڈرینج کا جو سسٹم وہ پلان کرینگے، اس کو مختلف زونوں میں تقسیم کریں اور اس کو زونوں میں تقسیم کر کے ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فخر اعظم! یہ تو آپ ایک ٹیکنکل انجینئر کی باتیں کر رہے ہیں، آپ بس اپنی وہ کریں And the---

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم! ٹیکنکل انجینئرنگ کی بات ہی ہے، اب میں اس آنریبل منسٹر کو یہ تجاویز دے رہا ہوں کہ اس پر عمل کریں اور تیسری میری جو تجویز ہے، وہ یہ ہے کہ جہاں پر پائپ پھٹ چکا ہے یا جو ناکارہ ہے، اس کو Repair کریں اور Improve کریں اور، اور اس کیلئے موجودہ جو اے ڈی پی ہے، اس کیلئے فنڈ مہیا کریں

اور میں یہ کہوں گا کہ منسٹر صاحب ہمارے ساتھ خود چلے جائیں، خود Visit کریں، اس کو دیکھیں، اپنی آنکھوں سے دیکھیں، پتہ چل جائے گا اس کو کہ کہاں پر خرابی ہے؟ اگر اس کے پاس ٹائم نہیں ہے تو Kindly اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ فرمان صاحب! اس نے تو آپ کو Technical advise بھی دے دیئے۔

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ</u>: ہاں میں، میں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ فرمان صاحب۔

<u>جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ)</u>: شکریہ جناب، دوئ چې کوم کوئسچن اوکړو، فخراعظم صاحب، زه د دې سپورټ کوم، حقیقت دے چې بنوں ډسټرکټ کښې ستې کښې ډیر انتهائی تکلیف دے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, okay agree.

<u>معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ</u>: او چې کوم بند شوی دی بهر، بهر چې کومې نالیانې، لکه ویال منډان یا نورې دی، بند شوی دی، هغې ته د شاه فرمان پخپله لاړ شی، د هائی کورټ فیصلې دی پکښې، هغه د خلاصې کړی چې دا مسئله حل شی، شکریه۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Agreed, Shah Muhammad, okay. Shah Farman Sahib.

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ</u>: میڈم سپیکر! بالکل میں نے آنریبل ممبرز کی بات سنی، اس کیلئے میں پبلک ہیلتھ کے ایس ای، چیف انجینئر اور ایکسیئن سے بھی Opinion مانگوں گا، بلکہ ہمارے آفیسرز موجود ہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ بنوں کا جو Sanitation کا حال ہے، وہ ذرا آپ، وہ رپورٹ آجائے گی، اب میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرلوں گا۔ میں میڈم سپیکر! (تالیاں) میڈم سپیکر! کچھ اضلاع، کچھ اضلاع ہمارے ایسے ہیں کہ جو اچھے خاصے، اچھا خاصہ ان کے اندر کام ہوا ہے، باقی تو پورے صوبے کا یہ حال ہے جو آنریبل ممبر نے بات بتائی، پورے صوبے کا یہ حال ہے لیکن کچھ صوبے ایسے ہیں، کچھ ڈسٹرکٹس ایسے ہیں کہ جن کے اندر اچھا خاصہ کام ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بنوں کے اندر بھی 2002 سے 2008 تک کافی کام ہو گیا تھا، مردان کے اندر بھی کافی کام

ہو چکا ہے، اور بھی ایسے ڈسٹرکٹس ہیں جن کے اندر اتنا کام نہیں ہوا ہے، بہر حال ان کا سن کے پبلک ہیلتھ سے رپورٹ لے کر اس کے اوپر بات کر لیتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم خان۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! میں آنر یبل منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اگر اس کے پاس ٹائم ہے، خود چلے جائیں، تو میں کہتا ہوں بڑی نوازش ہوگی کیونکہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ بنوں میں اس وقت کیا خرابی ہے؟ Done

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: اوکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ شاہ فرمان! کلیئر؟ اچھا جی، اچھا، Next is Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, call attention No. 912.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ! ہم وزیر برائے محکمہ اوقاف حج و مذہبی امور کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ ہے کہ محکمہ اوقاف نے بغیر کسی مشاورت، بغیر کسی پیشگی نوٹس کے دکانات کے کرائے میں اضافہ کر دیا، کرائے میں چالیس فیصد اضافہ سپریم کورٹ کے احکامات کے خلاف ہے جو کہ کسی صورت میں ان دکانداروں کو قابل قبول نہیں ہے، البتہ دس فیصد سالانہ یا پچیس فیصد تین سال کیلئے قابل قبول ہو سکتا ہے۔ کرایہ دار کی فوتگی پر دکاندار دکان کی منتقلی متوفی کے ورثاء کے نام کیا جانا ضروری ہے جیسا کہ ورثاء متوفی کا اولین حق ہے اور منتقلی فیس مناسب کی جائے، کرایہ کی مد میں پندرہ فیصد سرچارج بھی ختم کیا جائے اور کرایہ کی مد میں جو کہ ایڈوانس کرایہ لیا جاتا ہے، اس پر پندرہ فیصد سرچارج بھی ختم کیا جائے۔ کرایہ دار ایک غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اتنی آمدنی نہیں کہ وہ محکمہ اوقاف کی تمام شرائط کو قبول کریں۔

میڈم سپیکر صاحبہ! اگر منسٹر صاحب بیٹھتے ہیں اپنی سیٹ پر سپیکر صاحبہ! حکم دے دیں انہیں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! سیٹ پر بیٹھ جائیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور پورے صوبے کے عوام جو اوقاف کے کرائے دار ہیں میڈم سپیکر صاحبہ! ایک تو پرانی دکانیں ہیں، ان پہ محکمہ اوقاف والے کوئی خرچہ نہیں کرتے ہیں، دکاندار خود اس کی Maintenance کرواتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ دکانداروں کا سادہ سا مطالبہ یہ ہے کہ تین سال میں 40% کرایہ بڑھایا جاتا ہے اوقاف کی طرف سے، ان کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر تین سال کے بعد بڑھایا جائے تو یہ 40% نہ ہو 25% ہو اور اگر آسان طریقہ اپنایا جائے تو ہر سال دس فیصد بڑھایا جائے، اس شرح کے لحاظ سے 30% تین سالوں کا بنتا ہے اور یہی دوسرے صوبوں میں بالخصوص پنجاب میں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب! آپ نے جواب دینا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پنجاب میں یہی طریقہ کار اپنایا جاتا ہے، اسلئے جناب سپیکر صاحبہ! میں حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ جمہوری حکومت ہے، ڈکٹیٹر شپ نہیں ہے، اگر محکمہ کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اپنے دکانداروں کو پیشگی انہیں نوٹس جاری کرنا چاہیئے، مشاورت کرنی چاہیئے، بغیر نوٹس جاری کئے فیصلہ ٹھونسنا یہ کہاں کا انصاف ہے؟ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ حکومت انصاف کے تقاضے پورا کرے گی اور ہر سال دس فیصد کرایہ بڑھایا جائے، اس پہ دکاندار بھی Agree ہیں اور اگر تین سال کے بعد آپ بڑھاتے ہیں تو چالیس فیصد نہ بڑھایا جائے بلکہ پچیس فیصد بڑھایا جائے، دکانداروں کو یہ رعایت دی جائے اور محکمہ اوقاف کو اپنے فیصلے پہ نظر ثانی کرنی چاہیے۔ میری جناب میڈم سپیکر صاحبہ! اگر حکومت میری اس رائے سے صوبے کے عوام کی اس رائے سے متفق نہیں ہے تو پھر میرے اس کال اٹینشن نوٹس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم! میں آنریبل ممبر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو اوقاف کے اندر پراپرٹیز ہیں، ایک تو اس کی سٹیٹس ان کو معلوم ہونی چاہیئے کہ اوقاف ایک Independent وہ ہے، حکومت خیبر پختونخوا اوقاف کو پیسے نہیں دیتی ہے اور جو اوقاف کے تحت Running مساجد ہیں،

دارالعلوم ہیں اور انگلش میڈیم سکولز ہیں اور اس کے باقی جو اخراجات ہیں، وہ خود وہ اپنے فنڈز Revenue generate کر کے اس سے پورا کرتے ہیں۔ دوسری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Historically اوقاف اور وقف کا جو ڈیپارٹمنٹ تھا، مسلمان ادوار کے اندر وہ بہت Strong اور Powerful department تھا اور کسی زمانے میں جب Colonial دور شروع نہیں ہوا تھا تو آپ کی ہیلتھ، ایجوکیشن اور سوشل ویلفیئر کی جتنی بھی فنڈنگ تھی تو وہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ سے ہوا کرتی تھی لیکن انگریزوں نے آ کے اس ڈیپارٹمنٹ کو تباہ و برباد کر دیا اور خود اگر آپ Sub-continent کی ہسٹری پڑھیں گے تو اس میں بھی ہمارے دور کے اندر بھی اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر بہت بڑا Potential موجود ہے، بہت بڑا Potential موجود ہے، اس کے ساتھ کمرشل پراپرٹیز ہیں، اس کے ساتھ لینڈ ڈ پراپرٹیز ہیں اور بدقسمتی یہ ہے کہ عدالتوں سے فیصلوں کے باوجود بھی ان کمرشل پراپرٹیز اور ان لینڈ ڈ پراپرٹیز کے اوپر لوگ قابض ہیں اور جو اوقاف کے کنٹرول میں ہیں اور دکانوں کی صورت میں لوگوں کے ساتھ کرائے پہ ہیں تو وہ بھی اپنے مارکیٹ ریٹ سے بہت کم ریٹ کے اوپر لوگوں کے ساتھ ہیں، یعنی اب بھی آنریبل ممبر جس اضافے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، وہ ایک لاء بنا ہے 2014 کے اندر، اس لاء کے تحت 40% اضافہ ہوا ہے اور اس اضافے کے نتیجے میں بھی اس کے پڑوس کے اندر جو دکانیں ہیں، مارکیٹ سے اب بھی بہت زیادہ کم ہیں، مارکیٹ سے اب بھی بہت کم ہیں، یعنی یہ مجھے لوکل گورنمنٹ کے اندر بھی اندازہ ہے کہ اس کو Resist کیا جاتا ہے، مثلاً لوکل گورنمنٹ کے اندر ہمارے بائیس سو یونٹس ہیں اور دو ہزار Per unit کرایہ ہے، ایک دکان کے اوپر دو ہزار کرایہ ہے، اس کے آس پاس میں چالیس پچاس ہزار میں کرایہ ہے، ایک دکاندار اس کے آس پاس میں چالیس پچاس ہزار لے رہا ہے لیکن حکومت کو وہ دو ہزار دے رہا ہے اور اس کو Further پھر اپنے فائدے کیلئے لوگ Further کرائے کے اوپر دیتے ہیں یعنی خود وہ کرایہ دار Further اس کو کرائے پہ دیتا ہے، اسلئے میں آنریبل ممبر سے ریکویسٹ کرتا ہوں، یہ Public interest کا ایشو ہے، یہ حکومت، یہ یہ پیسے جب حکومت اس میں اضافہ کریں گے تو یہ منسٹروں یا کسی فرد کی جیب میں نہیں آئیں گے، یہ ایک ڈیپارٹمنٹ کے پاس آئیں گے، اس سے ڈیپارٹمنٹ Strengthen ہوگا، اس سے لوگوں کو Salaries

ملیں گی، اس وقت Situation یہ ہے کہ اوقاف اتنی ساری پراپرٹیز کے باوجود اپنی بجلی کے بل ادا نہیں کر سکتا تو کہاں سے پیسے وہ کریں گے؟ اسلئے میں ریکویسٹ یہ کروں گا، میں یہ ریکویسٹ کروں گا، میں۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم! کورم پورا نہیں ہے، کورم پورا نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جو اضافہ ہوا ہے، وہ ایک قانون کے تحت اضافہ ہوا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب! یہ ذرا کورم کو کاؤنٹ کرنے دیں، سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کرلیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ Two minutes کیلئے پلیز یہ Bell وہ کردیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

سینیئر وزیر (بلدیات): کورم نہ دے پورہ میڈم! د مانخہ ټائم دے ، خلق تلی دی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: د مونځ ټائم دے میڈم! مونځ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شهرام! ته پلیز کښینه ، زه 20 minutes د مونځ وقفه ، مونځ وقفه 20 minutes and after 20 minutes we will start again, after 20 minutes we will come again, those who want to come they can come and جو نہیں آنا چاہتا ہے، نہ آئے۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

Madam Deputy Speaker: Item No. 7A: Honourable Senior Minister for Health, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Blood Transfusion Safety Authority Bill.

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم! ہال میں تو کوئی بھی نہیں ہے، میڈم سپیکر صاحبہ! چار بندوں پہ آپ اسمبلی نہیں چلاسکتی ہیں، اسلئے کہ جب تک کورم پورا نہیں ہوگا، جب تک بتیس لوگ پورے نہیں ہوں گے، آپ اسمبلی نہیں چلاسکتیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay, okay. What I'll do, what I'll, as the quorum, as Nighat Bibi says, the quorum is not complete, so this agenda is carried forward for Monday

تو یہ Monday کے اجلاس میں یہ باقیماندہ جو ہے We will include that۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر! مجھے ایک منٹ دے دیں، یہ میرا مائیک، اگر میرا مائیک کھول دیں پلیز تو، بات یہ ہے میڈم سپیکر! کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھنا ہے، آپ دیکھ لیں کہ آپ لوگوں نے یہ سیشن بلایا ہوا ہے، آپ یہاں پہ دیکھ نہیں رہے آپ کیوں کر رہے ہیں؟-----

Madam Deputy Speaker: Quorum is not complete because,

ہم نے ایجنڈا ابھی Forward کر دیا Monday کیلئے تو The session is adjourned till 03:00 pm afternoon, Monday 26th September.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 26 ستمبر 2016ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)